


# سید شاکر علی شاہؒ بن سید امیر علی شاہؒ

https://ur.wikipedia.org/s/1mv5t

**سید شاکر علی شاہؒ بن سید امیر علی شاہؒ** ساداتِ نقوی بخاری خاندان کے اُن روحانی بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے فیروز آباد میں تبلیغِ دین، تصوف اور محبتِ اہلِ بیتؑ کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ خاندانی روایات اور تاریخی بیانات کے مطابق آپ سلسلہ جلالیہ، چشتیہ اور بعض فکری و روحانی اثرات کے اعتبار سے سلسلۂ ذہبیہ یا نعمت اللٰہی روایت سے بھی منسلک سمجھے جاتے تھے۔ آپ کی شخصیت عبادت، روحانیت، سادگی، خلوت نشینی اور اہلِ بیتؑ سے والہانہ وابستگی کے باعث معروف رہی۔ آپ کی نسل سید عاشق علیؒ اور سید نفیس علی شاہؒ کے ذریعے آگے بڑھی، جبکہ آپ کی درگاہ فیروز آباد میں ایک معروف روحانی مرکز کے طور پر بیان کی جاتی ہے جہاں مختلف مکاتبِ فکر اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے عقیدت مند حاضری دیتے رہے ہیں۔ contentReference[oaicite:0]{index=0}:

## فیروز آباد میں دینی و روحانی خدمات

سید شاکر علی شاہؒ نے فیروز آباد میں تبلیغِ دین اور اہلِ بیت کی محبت کو عام کرنے کا کام جاری رکھا۔ ان کا دینی پیغام تمام مکاتبِ فکر کے لیے تھا اور وہ فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر اسلام کی حقیقی روح کو پھیلانے کے قائل تھے ان کی تبلیغ میں محبتِ اہلِ بیت کا رنگ نمایاں تھا اور ان کا جھکاؤ سلسلہ چشتیہ بعض فکری اشاروں سے سلسلۂ ذہبیہ یا نعمت اللٰہی کے اثرات بھی نمایاں طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ :{contentReference[oaicite:1]{index=1}

## نَسب

سید شاکر علی شاہؒ بن سید امیر علی شاہؒ سید حیدر شاہؒ بن سید قطب شاہؒ بن سید کبیر شاہؒ بن سید شرف الدین شاہؒ بن سید شمس الدین شاہؒ بن سید جہانگیر شاہؒ بن سید یار شاہ حیدرؒ بن سید شاہ نظامؒ بن سید زین العابدینؒ بن سید علم الدینؒ بن سید جلال الدین حیدرؒ بن سید صفی الدینؒ بن سید نظام الدینؒ بن سید علیم الدینؒ بن سید جلال الدین بنؒ سید علم الدین بخاریؒ بن سید محمود نر ناصر الدینؒ بن سید جلال الدین حسین المعروف مخدوم جہانیاں جہانگشتؒ بن سید سلطان احمد کبیرؒ بن سید قطب کمال حضرت سخی سید جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ۔ contentReference[oaicite:2]{index=2}:

## سید شاکر علیؒ: تاریخی اختلافات

تاریخی حوالے اس بات کو مکمل طور پر ثابت نہیں کرتے کہ سید شاکر علیؒ کس فقہ سے تھے، لیکن درج ذیل نکات کو مدنظر رکھا جا سکتا ہے:

سید شاکر علیؒ سلسلہ چشتیہ وجلالیہ سے وابستہ تھے سلسلہ جلالیہ برصغیر کی صوفیانہ تاریخ کا ایک مستند، معتبر اور جامع روحانی سلسلہ ہے، جس کا آغاز 13ویں صدی عیسوی میں سید شاکر علی کے جدِعظیم بزرگ حضرت سید جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ متوفی 1295ء سے اوچ شریف میں ہوا اس سلسلے کی بنیاد اگرچہ سہروردی سلسلے کی روحانی روایت پر رکھی گئی، تاہم اس کی تشکیل و ارتقا میں چشتی سلسلے کی روحانی لطافت، جذب کی کیفیت اور فقر و محبت پر مبنی باطنی طرز عمل نے بھی گہرا اثر ڈالا۔ حضرت سید جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ کی شخصیت ان دونوں سلاسل کے امتزاج کا مظہر تھی جہاں سہروردی نظم و ضبط اور شریعت پسندی موجود تھی، وہیں چشتی رنگ میں ڈوبا ہوا عشقِ الٰہی، توکل، خدمتِ خلق اور وجدانی کیفیات بھی ان کے اندازِ تربیت کا حصہ تھیں۔ ان کی تعلیمات میں روحانیت اور عرفان دونوں کی جھلک نمایاں تھی ایک طرف تزکیۂ نفس، ذکر و فکر اور مجاہدہ اور دوسری جانب باطنی معرفت، سلوک کی راہ اور حقیقت تک رسائی کے رموز یہی ہم آہنگی اور فکری توازن اس سلسلے کو ایک منفرد پہچان عطا کرتے ہیں یوں سلسلہ جلالیہ، سہروردی اور چشتی دونوں سلاسل کے روحانی اثرات کو یکجا کرتے ہوئے، برصغیر میں ایک مستحکم، بااثر اور ہمہ جہت سلسلے کے طور پر قائم ہوا، جو آج تک صوفیانہ روایت کا روشن حصہ ہے بعد ازاں، سلسلہ جلالیہ اور سلسلہ قلندریہ کے درمیان روحانی قربت اور باطنی میلان پیدا ہوا، جو بعض فکری و سلوکی پہلوؤں میں نمایاں طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ آپ کا تعلق تشیعی صوفی سلاسل سے بھی محسوس ہوتا ہے، جیسے ذہبیہ، نعمت اللٰہی یا صفویوں کے باقی رہ جانے والے صوفی حلقوں سے ظاہر ہوتا ہے وہ ائمۂ اہلِ بیتؑ کے پیروکار تھے اور ان کے عقائد اہلِ تشیع کے بنیادی نظریات سے ہم آہنگ سنے گئے تھے ان کی تصوف پر مبنی تعلیمات سنی عقائد کی مکمل ترجمانی کرتی ہیں اور ان کے مکتبِ فکر کی سنی حیثیت کو ثابت کرتی ہیں، لیکن چشتیہ سلسلے میں بھی سادات صوفی بزرگ آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے لہذا، ان کے کسی عقیدے پر ہونے کو مکمل طور پر رد نہیں کیا جا سکتا۔ :{contentReference[oaicite:3]{index=3}

فیروزآباد کے بعض مقامی افراد کا خیال تھا کہ چند سادات اسماعیلی نسب کے افراد ان کی درگاہ سے عقیدت رکھتے تھے، لیکن اس کا کوئی مستند تاریخی ثبوت موجود نہیں سید شاکر علیؒ یا ان کی اولاد کا اس عقیدے سے کوئی تعلق نہیں تھا، بلکہ وہ تصوف اور ائمۂ اہل بیتؑ کے پیروکار تھے اور اس مکمل نسل نے اب تک چودہ معصومینؑ ہی کی پیروی کی ہے اور آئندہ بھی اس نسل کے لیے یہی نصیحت اور تلقین رہی ہے۔ یاد رہے کہ اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ اصل درگاہ یہی ہے یا وہ جو سید جاوید علی نے کسی محلے میں چھوٹی درگاہ بتائی تھی آپ کے خلیفہ اور مرید کے طور پر صرف ایک نام معلوم ہوتا ہے، وہ حضرت حیدر علاؤ الدین چشتیؒ کا ہے۔ :contentReference[oaicite:4]{index=4}

## سید شاکر علیؒ اور ان کے روحانی جانشین حضرت حیدر علاؤ الدین چشتیؒ

سید شاکر علیؒ کی زندگی انتہائی مختصر مگر اثر انگیز تھی وہ زیادہ تر عام لوگوں سے دور رہے اور اپنی زندگی عبادت، روحانی ریاضت اور دینی تبلیغ میں بسر کی وہ طب، روحانیت، ولایت اور قضا (عدل و انصاف) کے علم سے بہرہ مند تھے اور ان کے وجود میں وہی حکمت اور روحانی تاثیر نظر موجود تھی جو ان کے والد سید امیر علیؒ میں پائی جاتی تھی ان کی زندگی کا ایک اور پہلو اہلِ بیت کی محبت اور سلسلہ چشتیہ سے گہری وابستگی تھا انھوں نے کسی مخصوص فرقے کی ترویج کی بجائے تصوف اور محبتِ اہلِ بیت کو فروغ دیا، جبکہ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ان کے خونی رشتوں میں اکثریت اثنا عشریہ کی رہی ہے یہی وجہ تھی کہ ان کے پیروکار ان کے قریب رہے، مگر وہ اپنی طبیعت کے باعث زیادہ تر خلوت نشین رہے۔ :contentReference[oaicite:5]{index=5}

سید شاکر علیؒ کے خاص مریدین اور چہیتے شاگردوں میں حضرت حیدر علاؤ الدین چشتی ایک نمایاں شخصیت تھے وہ آخری وقت تک سید شاکر علیؒ کے ساتھ رہے اور ان کی تعلیمات کو زندہ رکھا اور یہی وہ شخصیت تھے جنھوں نے سید شاکر علیؒ کی قبر کو درگاہ تک کے سفر میں گامزن کر دیا تھا، جبکہ سید شاکر علیؒ کے بیٹے، سید عاشق علی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ :contentReference[oaicite:6]{index=6}

سید شاکر علیؒ کی وفات کے بعد ان کے عقیدت مندوں کی آمد و رفت کے نتیجے میں ان کی درگاہ کا قیام عمل میں آیا۔ ان کی قبر پر اہلِ محبت کا آنا جانا جاری رہا اور یوں یہ مقام ایک روحانی مرکز کی صورت اختیار کر گیا۔ حضرت حیدر علاؤ الدین چشتیؒ اپنے مرشد کے نقشِ قدم پر قائم رہے اور ان کے انتقال کے بعد انھیں سید شاکر علیؒ کے مزار کے قریب دفن کیا گیا۔ آج دونوں کی قبریں ایک دوسرے کے قریب موجود ہیں جو ان کے باہمی روحانی تعلق کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ مزید برآں سید شاکر علیؒ کی قبر کے ساتھ ان کے بھائی سید ذاکر علیؒ کی قبر بھی واقع ہے۔ :contentReference[oaicite:7]{index=7}

## درگاہ کی موجودہ حیثیت اور بین المذاہب عقیدت

سید شاکر علیؒ اور سید ذاکر علیؒ کی درگاہ فیروزآباد میں نہر یا دریا کے قریب واقع بتائی جاتی ہے یہ ایک مقدس روحانی مقام بن چکی ہے، جہاں نہ صرف مختلف مکاتبِ فکر کے مسلمان بلکہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے عقیدت مند بھی احترام کے ساتھ آتے ہیں یہ درگاہ ایک بین المذاہب روحانی مرکز ہے، جہاں لوگ اپنی مرادیں مانگنے، روحانی فیض حاصل کرنے اور تصوف کی برکتوں سے مستفید ہونے کے لیے حاضر ہوتے ہیں اس درگاہ کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں فرقہ واریت کی بجائے محبت، امن اور صوفی تعلیمات کی روشنی عام کی جاتی ہے ہر سال عرس کا انعقاد ہوتا ہے، عرس کے موقع پر ایک میلہ بھی لگتا ہے، جہاں زائرین کی ایک بڑی تعداد شرکت کرتی ہے اس عرس کی سب سے اہم روایت قوالی ہے، جو چشتیہ سلسلے کی قدیم روایت کا حصہ ہے صوفیانہ کلام، اللہ اور رسول ﷺ کی مدح اور اہلِ بیت کی محبت پر مبنی قوالی کے ذریعے درگاہ میں روحانی کیف اور وجدانی کیفیت پیدا ہوتی ہے چشتیہ سلسلے کا ہمیشہ سے قوالی اور صوفی موسیقی سے گہرا تعلق رہا ہے اور یہی روایت آج بھی اس درگاہ میں قائم ہے۔ :contentReference[oaicite:8]{index=8}

## اولاد و نسل

خاندانی روایات اور بعض نسبی و تحقیقی مطبوعات کے مطابق سید سلطان جلال الدین حیدر نقوی البخاری لاہوری کی نسل کے بعض افراد بعد کے ادوار میں مغلیہ دار الحکومت دہلی اور دیگر علاقوں کی طرف منتقل ہوئے۔ انہی روایات کے مطابق خاندان کے بعض افراد نے حجاز، مکہ، مدینہ، شام، عراق اور ایران کی جانب سفر کیے جہاں انھوں نے دینی تعلیم، تبلیغ اور زیارات سے وابستہ سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ بعد ازاں مغلیہ سلطنت کے عروج کے زمانے میں خاندان کے بعض افراد دوبارہ برصغیر واپس آئے اور آگرہ کے نواحی علاقوں میں آباد ہوئے۔[1]

خاندانی و تحقیقی روایات میں سید امیر علی کی نسل کا ذکر بھی ملتا ہے جن کی اولاد بعد میں آگرہ سے ہجرت کر کے موجودہ ریاست اتر پردیش کے شہر فیروز آباد میں آباد ہوئی۔ ان روایات میں سید ذاکر علی اور سید شاکر علی کے نام بھی مذکور ہیں جبکہ فیروز آباد میں ان سے منسوب بعض قبور اور مزارات کا ذکر کیا جاتا ہے۔[2]

تقسیم ہند کے دوران خاندانی روایات کے مطابق سید شاکر علی کی نسل سے تعلق رکھنے والے بعض افراد، جن میں سید حفیظ علی اور سید محبت علی کے نام بیان کیے جاتے ہیں، اپنے اہلِ خانہ اور دیگر سادات خاندانوں کے ہمراہ پاکستان منتقل ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قافلہ لاہور کے راستے اوچ شریف پہنچا اور بعد ازاں سندھ کی جانب روانہ ہوا جہاں آخرکار حیدرآباد سندھ کے علاقے پکا قلعہ کے قریب سکونت اختیار کی گئی۔ بعد کے ادوار میں اس خاندان کی شاخیں کراچی اور سندھ کے دیگر علاقوں تک پھیل گئیں۔[3]

خاندانی روایات اور محفوظ نسبی مخطوطات کے مطابق اس سلسلۂ نسب کی ایک شاخ حضرت سید سلطان جلال الدین حیدر نقوی البخاری لاہوری سے آگے اس طرح بیان کی جاتی ہے:[4]

- سید شاہ زیب علی نقوی بن سید قدیر علی نقوی بن سید امید علی بن سید محبت علی بن سید نفیس علی بن سید عاشق علی بن سید شاکر علی بن سید امیر علی شاہؒ۔
- حافظ سید شاہ زین علی نقوی بن سید قدیر علی نقوی بن سید امید علی بن سید محبت علی بن سید نفیس علی بن سید عاشق علی بن سید شاکر علی بن سید امیر علی شاہؒ۔
- سید شارق علی نقوی بن سید قدیر علی نقوی بن سید امید علی بن سید محبت علی بن سید نفیس علی بن سید عاشق علی بن سید شاکر علی بن سید امیر علی شاہؒ۔
- سید یوشع علی نقوی بن سید قدیر علی نقوی بن سید امید علی بن سید محبت علی بن سید نفیس علی بن سید عاشق علی بن سید شاکر علی بن سید امیر علی شاہؒ۔[5]

سید حفیظ علی شاہؒ بن سید نفیس علی شاہؒ سید محبت علی شاہؒ بن سید نفیس علی شاہؒ بن سید عاشق علی شاہؒ بن سید شاکر علی شاہؒ بن سید امیر علی شاہؒ بن سید حیدر شاہؒ بن سید قطب شاہؒ بن سید کبیر شاہؒ بن سید شمس الدین شاہؒ بن سید جہانگیر شاہؒ بن سید یار شاہ حیدرؒ بن سید شاہ نظام الدینؒ بن سید زین العابدینؒ بن سید علم الدینؒ بن سید سلطان جلال الدین حیدر نقوی البخاری لاہوریؒ بن سید صفی الدین بخاریؒ بن سید نظام الدینؒ بن سید علیم الدینؒ بن سید جلال الدین بخاریؒ بن سید ناصر الدین محمود بخاریؒ بن سید مخدوم جہانیاں جہانگشت بخاریؒ بن سید احمد کبیرؒ بن سید جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ بن سید ابوالموید علیؒ بن سید جعفر ثالثؒ بن سید ابوالفتح محمدؒ بن سید محمودؒ بن سید ابی یوسف احمدؒ بن سید عبد اللہ بن سید علی الاشقرؒ بن سید جعفر الزکیؒ بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام بن حضرت امام محمد تقی الجواد علیہ السلام بن حضرت امام علی رضا علیہ السلام بن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام۔[6]

ان ہجرتوں اور خاندانی روایات کا ذکر بعض نسبی و تحقیقی مطبوعات، از جملہ گلزارِ جلالیہ، Research Publication of Family of Saadat Naqvi، آلِ زہراؑ، گلزارِ نقی اور آلِ رسول ﷺ میں بھی کیا گیا ہے۔[7]

## حوالہ جات

"Research Publication of Family of Saadat Naqvi"۔ Zenodo۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

"Research Publication of Family of Saadat Naqvi Archive Collection"۔ Internet Archive۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

"History of Naqvi Bukhari Saadat"۔ GitHub Pages۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

"انسابِ سادات"۔ Google Sites۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

"گلزارِ جلالیہ"۔ Blogspot۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

"Geneology of Sadaat"۔ YouTube۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

"حضرت سید سلطان جلال الدین حیدر سہروردی لاہوری"۔ Scholars.pk۔ اخذ شدہ بتاریخ 13-05-2026

سید سلیم رضا بخاری (2026)۔ گلزارِ جلالیہ۔ اوچ شریف: مدینۃ السادات

سید ضمیر الحسن نقوی البخاری۔ نسب نامہ آلِ رسول ﷺ

آلِ زہراؑ

گلزارِ نقی

سید خلیل احمد بخاری حسامی (1918)۔ مراتِ جلالی۔ الہ آباد

عبد الحق محدث دہلوی۔ اخبار الاخیار

شیخ اللہ دیا چشتی۔ سیر الاقطاب

1. Research Publication of Family of Saadat Naqvi، DOI:10.5281/zenodo.20070090
2. گلزارِ جلالیہ، سید سلیم رضا بخاری
3. خاندانی محفوظ مشاجرات و نسبی مخطوطات
4. Research Publication of Family of Saadat Naqvi
5. آلِ رسول ﷺ، نسبی ریکارڈ
6. گلزارِ نقی، آلِ زہراؑ، آلِ رسول ﷺ
7. Research Publication of Family of Saadat Naqvi | DOI:10.5281/zenodo.20070090

---